سرکاری رپورٹ

ساتواں اجلاس

بلوچستان صوبائی اسمبلی کی کاروائی

اجلاس منعقدہ ۲۴ جنوری ۱۹۹۸ء مطابق ۲۵ رمضان المبارک ۱۴۱۸ ہجری بروز ہفتہ

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
۱۔	آغاز تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	۵
۲۔	وقفہ سوالات	۶
۳۔	دعائے مغفرت	۷
۴۔	رخصت کی درخواستیں	۳۰
۵۔	بلوچستان زرعی ادارے کا مسودہ قانون نمبر ۱۹۹۸ (پاس کیا گیا)	۳۰

بلوچستان صوبائی اسمبلی سکرٹریٹ

صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ ۲۴ جنوری ۱۹۹۸ء مطابق ۲۵ رمضان المبارک ۱۴۱۸ھ

(بروز ہفتہ) بوقت گیارہ بجکر پچیس منٹ (قبل دوپہر)

زیر صدارت جناب میر عبدالجبار (اسپیکر) صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ

مولانا عبدالمتین اخوندزادہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
الٓمّٓ ۝ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ ۝ هُدًى وَّرَحْمَةً
لِّلْمُحْسِنِيْنَ ۝ اَلَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ
وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝
وَمَا عَلَيْنَآ اِلَّا الْبَلٰغُ.

ترجمہ :- یہ اسی کتاب یعنی قرآن کی آیتیں ہیں۔ جس میں حکمت و دانش کی باتیں ہیں۔ نیکوں کار جو نماز پڑھتے اور زکوۃ دیتے ہیں۔ اور وہ آخرت کا بھی یقین رکھتے ہیں۔ ان کے لیے یہ آیتیں موجب ہدایت اور رحمت ہیں۔

وقفہ سوالات

جناب اسپیکر: جناب عبدالرحیم مندوخیل سوال نمبر دوسو پانچ دریافت فرمائیں سوال پڑھا ہوا تصور کیا جائے کوئی ضمنی سوال ہے تو دریافت فرمائیں مورخہ ۱۱ نومبر ۱۹۹۷ کو موخر شدہ

۲۰۵X مسٹر عبدالرحیم خان مندوخیل (مورخہ ۱۱ نومبر ۱۹۹۷ء کو موخر شدہ)۔

کیا وزیر ایکسائیز اینڈ ٹیکسیشن ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) سال ۱۹۹۰ء تا مئی ۱۹۹۷ء کے دوران محکمہ ایکسائیز اینڈ ٹیکسیشن میں گریڈ ۱ تا گریڈ ۱۷ کے کتنے ملازمین تعینات ہوئے ہیں تعینات کردہ ملازمین کے نام بمعہ ولدیت تعلیمی کوائف، تاریخ تعیناتی جائے تعیناتی اور ضلع رہائش کی تفصیل دی جائے۔

(ب) مذکورہ تعیناتیوں کے لئے بنیادی شرائط کیا رکھی گئی تھی۔ اور کیا مذکورہ آسامیوں کی عام تشہیر کی گئی ہے اگر جواب اثبات میں ہو تو کن اخبارات ورسائل میں اگر نہیں تو کیوں؟

ملک محمد سرور خان کاکڑ (وزیر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن)

الف سال ۱۹۹۰ تا مئی ۱۹۹۷ء کے دوران محکمہ مذکورہ میں گریڈ ۱ تا ۱۷ کا براہ راست تعیناتی نہیں ہوئی البتہ اس دوران میں مندرجہ ذیل انسپکٹر محکمانہ کوٹے پر بطور ایکسائیز وٹیکسیشن افیسرز (B-۱۷) ترقی پا چکے ہیں۔

	نام ولدیت	تاریخ ترقی	تاریخ موجودہ پوسٹنگ	ضلع رہائش
۱	مسمی صالح خان ولد سیک محمد	۴-۱۲-۹۳	(۹-۶-۹۶ ریٹائرڈ)	کوئٹہ
۲	مسمی ظہور احمد ولد میر عطا محمد	۴-۱۲-۹۳	۹-۴-۹۴	نوشکی
۳	مسمی شہزاد خان ولد خاندید	۴-۱۲-۹۳	۹-۶-۹۶	پشین
۴	عبدالواحد	۷-۵-۹۴	۱-۱۰-۹۶	کوئٹہ

مزید گریڈ ۱ تا ۱۵ کے تعینات شدہ اہلکاروں کی تفصیل ضخیم ہے لہذا اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ فرمائیں۔

(ب) مذکورہ تعیناتی کیلئے شرائط کی اہلیت بمطابق سروس رولز رکھی گئی تھی نیز ان اسامیوں کی تشہیر مقامی اخبارات جنگ، ومشرق میں کی گئی تھی۔

(نوٹ: موخر کیے گئے سوالات نمبرز ۲۷۰، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، اور ۲۷۷، کارروائی میں شامل نہیں کے گئے)

جناب اسپیکر: جزاک اللہ

میر جان محمد جمالی: جناب اسپیکر مخدوم سجاد حسین سابق گورنر اور سجادہ نشین بہاوالدین زکریا ان کے لیے دعا کرادیں اور علامہ عابدی کے لیے بھی

جناب اسپیکر: دعا کرائیں

(ایوان میں دعائے مغفرت کی گئی)

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب یہاں ریکارڈ سے نظر آرہا ہے کہ کوئی انٹرویو یک کوئی پراپر (Proper) طریقے سے نہیں ہوئے ہیں اگرچہ چوبیس انسپکٹر اور ۵۹ سب انسپکٹر یہ بہت بڑی تعداد ہے ایکسائیز ڈیپارٹمنٹ میں لیکن ان کی کوئی نہ تشہیر ہوئی ہے نہ کوئی پراپر طریقے سے انٹرویو ہوئے ہیں یہ بالکل خلاف ورزی ہے۔

جناب اسپیکر: جناب ملک صاحب سوال یہ ہے کہ جو بھرتیاں ہوئی ہیں نہ اس کی تشہیر کی گئی اور نہ ہی انٹرویو ہوئے۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ: جناب ۱۹۹۰ء سے محکمہ ہذا میں جو ملازمین ۱ تا ۱۷ تک تعینات ہوئے ہیں ان کی تفصیل اور تعلیمی کوائف درج ذیل ہیں۔ تو اس میں ایکسائیز اینڈ

ٹیکسیشن آفیسر دو ہیں اور ایکسائیز انسپکٹر بائیس ہیں اور ایکسائیز انسپکٹر پچاس ہیں۔ اسٹنٹ نو ہیں سٹینو گرافر پانچ۔ جونیئر کلرک اکتیس اور کانسٹیبل ۱۲۳ ہیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل : یہ صحیح ہے میرے اور آپ کے فیگر میں ذرا فرق ہے انسپکٹر میرے پاس چوبیس۔ سب انسپکٹر ۵۹ ہیں ہو سکتا ہے کہ آپ کا صحیح ہو لیکن جو میرے سامنے ہے اور میں نے حساب کیا ہے۔ سوال یہ ہے کہ ان بڑے اہم پوسٹ کی نہ تشہیر ہوئی ہے اور نہ انٹرویو ہوئے ہیں یہ ہے اصل چیز اتنی بڑی بے قائدگی۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ (وزیر) : اس میں گورنمنٹ کا یا ڈیپارٹمنٹل کوٹہ ہوتا ہے ایک ڈئرکٹ اپوینٹ منٹ ہوتی ہیں۔ پچیس پرسنٹ پبلک سروس کمیشن کے ذریعے بھرتی ہوتی ہے۔ ان کا اشتہار پبلک سروس کمیشن کو تھرو ہوتا ہے اور جہاں تک دس فی صد پروموشن کوٹہ ہوتا ہے اس کے لئے کوئی اشتہار وغیرہ کی ضرورت نہیں ہوتی ہے لہذا پبلک سروس کمیشن کے تھرو جو لوگ ۱۹۹۰ء سے ایکسائیز اینڈ ٹیکسیشن آفیسر ہیں ہمارے سابق وزیر صاحب نے ان کو اپوینٹ کیا تھا اس کے بعد ان کو صوبائی کابینہ نے ان کو ریگولرائز کر دیا تھا۔

عبدالرحیم خان مندوخیل : یہ سوال جناب بالکل واضح ہے یہاں انہوں نے کہا ہے کچھ لوگ آفیشل کوٹہ میں پرموٹ ہو گئے وہ تو چار ہیں ان کی ہم نے بات نہیں کی ہے جو آپ کہتے ہیں کہ محکمانہ پروموشن ہے یا ڈائرکٹ ہے اس طرح اس کی تقسیم کر دی ہے۔ جو پوسٹیں ہیں محکمانہ پروموشن میں کتنے ہیں۔ پرموٹ ہوئے اور یہاں جو رولز ریگولیشن دیئے ہیں کہ ان رولز کے تحت ہماری بھرتی ہوتی ہے یا پروموشن کی ان رولز کے مطابق۔ آپ تقسیم کر کے دیں۔ یعنی ان رولز کے تحت۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ (وزیر) : جناب سروسز رولز ۱۹۸۳ء کے تحت جو کوٹہ مقرر ہوا ہے اس کے تحت ۲۰ فی صد ڈائریکٹ کوٹہ ہے اور ۷۵ فی صد سینئر سب انسپکٹر سے پھر

ایکسائیز اینڈ ٹیکسیشن انسپکٹر بنتے ہیں یہ پرموشن کوٹہ ہے۔ اور پانچ فی صد محکمانہ کوٹہ جو سپرینٹنڈنٹ کلرک وغیرہ جو پرموٹ ہوتے ہیں پانچ پرسنٹ ان کا کوٹہ ہے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل : میں رولز کے بارے میں آپ سے اختلاف نہیں کرتا میں یہ کہتا ہوں کہ ان رولز کے مطابق جو پوسٹیں دی گئی ہیں ان کی تقسیم کر کے دے دیں۔ کن رولز کے تحت کتنا پرموشن کتنا ڈائریکٹ۔ اور ان کا انٹرویو۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ (وزیر) : وزیر میں نے آپ کو بتایا ہے کہ سروسز رولز کا جو کوٹہ ہے ان میں چار آدمی انسپکٹر سے ایکسائیز اینڈ ٹیکسیشن آفیسر بنے ہیں جن کے نام اگر آپ معلوم کرنا چاہیں تو وہ بھی میں آپ کو بتا سکتا ہوں۔ با قاعدہ پرموٹ ہوئے۔ یہ پرموشن کوٹہ ہے اور چوبیس پرسنٹ ہے وہ ڈائریکٹ کوٹہ ہے جو پبلک سروس کمیشن کے تھرو ہوتا ہے اور پبلک سروس کمیشن ان پوسٹوں کا اشتہار خبار میں دیتا ہے۔ اس کے تحت اس کے اپنے رولز ہیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل : جناب اسپیکر میرا سوال بالکل کلیر ہے واضح ہے کہ جو قواعد ہیں جو یہاں اپوائنٹ منٹس دکھائی گئی ہیں ان کا تقسیم کر کے یہاں مجھے بتائے کہ کتنے انسپکٹر ہیں وہ ڈیپارٹمنٹل پرموشن کے تحت آئے ہیں کتنے پبلک سروس کمیشن کے تھرو آئے ہیں۔ یہ میں پوچھ رہا ہوں تقسیم میں پوچھ رہا ہوں ان کو رولز کے مطابق۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ : اخبار میں ہم نے مشتہر کر دیا ہے۔ میں اسمبلی کے اس سیشن میں اخبار کا ریکارڈ بھی بتا سکتا ہوں۔ مشتہر ہو چکے ہیں۔

جناب اسپیکر : وہ تو جواب میں ہے۔ ب۔ جزو میں ہے کہ جنگ اور مشرق میں آسامیاں مشتہر کی گئی تھیں۔ آپ کا جو پہلا سوال تھا کہ آیا یہ آسامیاں مشتہر ہوئی تھیں یا نہیں۔ اس کا جواب ہے کہ جنگ اور مشرق میں اشتہار آیا تھا۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب وہ یہ بھی ہمیں دکھادیں۔ یہ انہیں دکھانے ہونگے یہاں attach نہیں ہیں۔

جناب اسپیکر: ٹھیک وہ کہتے ہیں کہ میں دکھاؤں گا

عبدالرحیم خان مندوخیل: اور یہ دوسرا تفصیل کہ اتنے انسپکٹر سے یا ورسب انسپکٹر لگے ہیں۔ ان کی تقسیم ان قواعد کے مطابق۔ ان کا انٹرویو جو پبلک سروس کمیشن میں یا سلیکشن کمیٹی میں ہوا یہ انہوں نے دینا ہے۔

جناب اسپیکر: تین طریقے ہیں۔ تھرو پبلک سروس کمیشن۔ ڈیپارٹ منٹل کمیٹی کے ذریعے اور تیسرا ڈائریکٹ اپوائینٹ منٹ کے ذریعے تین ہیں۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ (وزیر): ۲۴ ایکسائیز انسپکٹروں میں سے چار انسپکٹر پرموٹ ہو چکے ہیں۔ بائیس وہی کوٹہ ہے جو بتادیا ہے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: یہ چار آدمی جو پرموٹ ہو گئے ان کا جواب بالکل کلیر ہے اور اسی میں کچھ ریٹائر بھی ہو گئے وہ تو چلے گئے یہ جو دیگر پوسٹ ہیں چوبیس ایکسائیز انسپکٹر۔ ۵۹ سب انسپکٹر اور جونیر کلرک اسٹینو گرافر ۳۶۔ اور کانسٹیبل ۱۲۳۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ (وزیر): اس میں آپ کا کسی پر اعتراض ہے تو بتائیں اگر کسی کے ساتھ ناانصافی ہوئی ہے تو بتائیں؟

عبدالرحیم خان مندوخیل: اس میں سب کے ساتھ بے انصافی ہوئی ہے سرے سے وہ قواعد کے تحت ہوئی ہے تو ٹھیک ہے انصاف ہے ریگولر ہے اور اگر اس کے تحت نہیں ہوئی ہے لوگوں کے ساتھ صوبے کے ساتھ اور دیگر لوگوں کے ساتھ بے انصافی ہے۔

جناب اسپیکر : ملک صاحب سوال یہ ہے کہ کیا یہ بھرتیاں قواعد کے مطابق ہوئی ہیں ؟

ملک محمد سرور خان کاکڑ (وزیر) : جناب یہ بھرتیاں قواعد کے مطابق ہوئی ہیں اگر ان کو کوئی اعتراض ہے تو وہ بتا سکتے ہیں کہ کس آدمی کا بے قاعدگی سے ہوا ہے ؟

عبدالرحیم خان مندوخیل : جناب اسپیکر میرے اس سوال کا جواب ان سے لے لیں کہ وہ ان پوسٹوں کو تقسیم کر کے کیٹگریز میں ہم کو بتا دیں اتنے انسپکٹر پبلک سروس کمیشن اتنے پروموشن ڈیپارٹمنٹل اتنے ڈائرکٹ۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ (وزیر) : یہ خود کر لینا میں نے تو تعداد بھی بتا دیا ہے ۲۲ انسپکٹر ہیں۔

میر عبدالکریم نوشیروانی : جناب منسٹر صاحب خود ریگولر نہیں ہے جب ریگولر ہو گا تو جواب دے دیں گے۔

جناب اسپیکر : بیٹھیں جی اصل میں یہ ۹۰ء سے ۹۷ء تک کا آپ کا سوال ہے تو اس میں تھوڑا سا وہ درست فرما رہے ہیں اگر آپ ان کے چیمبر میں چلے جائیں وہ آپ کو ڈیٹیل بتا دیں گے

عبدالرحیم خان مندوخیل : جناب یہ کیٹگریز بتا دیں گے۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ (وزیر) : جناب اسپیکر ہمارے ایم پی اے صاحبان ۹۰ء کے سوالات اب پوچھتے ہیں۔

میر عبدالکریم نوشیروانی : آئندہ سیشن میں ہم موجودہ بھی بتا دیں گے ۱۸ کو بس میں لے گئے ہیں اور بس کو کیس میں لے گئے وہ بھی بتا دیں گے پرانے بھول جائیں نئے بھی آپ کو بتا دیں گے کہ آپ نے کیا کیا ہے۔

جناب اسپیکر : عبدالکریم نوشیروانی صاحب سوال ہوتا ہے کوئی ضمنی سوال ہوتا ہے یہاں سٹیٹمنٹ دینی ہوتی ہے ٹھیک ہے عبدالرحیم خان مندوخیل صاحب۔

عبدالرحیم خان مندوخیل : کیٹیگرائز کر کے بتادیں۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ : آپ تشریف لائیں بتادیں گے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل : ٹھیک

میر عبدالکریم نوشیروانی : جناب آپ پرانے بھول جائیں نئے بھی آپ لوگوں کو بتادیں گے کہ کیا کیا آپ لوگوں نے

جناب اسپیکر : عبدالکریم نوشیروانی صاحب آپ تشریف رکھیں سوال ہوتا ہے ضمنی سوال ہوتا ہے کوئی اسٹیٹمنٹ نہیں دینی پڑتی جی جناب ٹھیک ہے عبدالرحیم خان صاحب؟

عبدالرحیم خان مندوخیل : نہیں تو آپ نے کیا فیصلہ۔

جناب اسپیکر : وہ کہتے ہیں کہ بتادیں گے چیمبر میں تشریف لائیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل : کیٹیگریز کر کے بتادیں گے رول کے مطابق بتادیں۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ : ہم بتادیں گے رول کے مطابق۔

جناب اسپیکر : اگلا سوال عبدالرحیم خان صاحب یہ ڈیفر شدہ سوال ہے جی۔

عبدالرحیم خان مندوخیل : سوال نمبر ۲۰۷۔

جناب اسپیکر : وزیر مواصلات و تعمیرات کون جواب دیں گے جناب؟

جناب اسپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے جناب عبدالرحیم خان مندوخیل صاحب؟

بسم اللہ خان کاکڑ (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی): پہلے میں.....

جناب اسپیکر: پہلے ضمنی سوال آجائے پھر.....

بسم اللہ خان کاکڑ (وزیر): نہیں پہلے میں یہ عرض کروں کہ چونکہ وزیر موصوف نہیں پہنچے ہیں اس دن بھی معزز اراکین نے یہ اٹھایا تھا کہ بہتر یہ ہوتا ہے کہ متعلقہ وزیر ہو جو سب اس کو جانتے ہوں وہ جواب دے دیں لہٰذا جب تک وہ وزیر صاحب آتے ہیں ان سوالات کو موخر کردیں۔

میر عبدالکریم نوشیروانی: ضمنی سوال جی۔

جناب اسپیکر: یعنی وہ کہتے ہیں کہ موخر کردیا ہے پہلے جواب سن لیں ان کا آپ تشریف رکھیں ناں۔

بسم اللہ خان کاکڑ: جتنے بھی سوالات سی اینڈ ڈبلیو سے متعلق ہیں ان کو موخر کیا جائے

جناب اسپیکر: بسم اللہ خان صاحب آپ کو میں۔

میر عبدالکریم نوشیروانی: جناب اسپیکر صاحب ضمنی سوال۔

جناب اسپیکر: جی؟

میر عبدالکریم نوشیروانی: ہم چاہتے ہیں کہ جب منسٹر موجود نہیں ہے تو سر آپ بھی جواب دے سکتے ہو آپ اگر جواب صحیح دے سکتے ہو؟

بسم اللہ خان کاکڑ (وزیر) : میں نے اپ کے مطالبے پہ یہ کہا کہ آپ پھر یہ کہیں گے

شیخ جعفر خان مندوخیل (وزیر) : سوال ہی نہیں رکھا ہوا ہے سپلیمنٹری کدھر سے آرہا ہے۔

جناب اسپیکر : یہ سوال نہیں ہے

شیخ جعفر خان مندوخیل (وزیر) : وہ ضمنی کہہ رہا ہے

عبدالرحیم خان مندوخیل : میں نے نہیں کہا ہے

شیخ جعفر خان مندوخیل : آپ نے نہیں کہا ہے۔

جناب اسپیکر : جی جناب تو اس پہ میں توجہ سارے ایوان کی دلاؤں گا اور خاص طور پر وزیر اعلیٰ صاحب سے گزارش کرونگا کہ یہ سوالات پہلے بھی ڈیفر ہوئے تھے اب پھر ڈیفر کہتے ہیں آپ تو میں سمجھتا ہوں یہ کافی اسمیں پھر وقت صرف ہو رہا ہے اور سوال اپنی افادیت کھو دیتے ہیں اب بسم اللہ خان نے کہا ہے تو میں اسے ڈیفر کرتا ہوں چلئے اگلا سوال جی عبدالرحیم خان مندوخیل اگلا سوال

عبدالرحیم خان مندوخیل : سوال نمبر ۳۲۳

جناب اسپیکر : سوال نمبر ۳۲۳ جی یہ بھی وزیر مواصلات سے ہے

عبدالرحیم خان مندوخیل : یہ تو ایسے ہی وہ کرتا ہوگا جناب والا چونکہ اس کا جو جواب ہے وہاں آپ نے دیکھا ہے اس میں لکھا بھی ہے کہ سوال ہذا مورخہ ۳ جنوری ۱۹۹۸ء کو دفتر ہذا میں موصول ہوا جس کا جواب حسب معمول جواب ہمیں ملا ہی نہیں

جناب اسپیکر : یہ ڈیفر Mr.Speaker ,It stands defferred

عبدالرحیم خان مندوخیل : شکریہ جی

جناب اسپیکر : اگلا سوال میر عبدالکریم نوشیروانی

جناب اسپیکر : یہ بھی مواصلات سے تعلق رکھتا ہے عبدالکریم نوشیروانی اگلا سوال صفحہ نمبر ۹ پر۔

جناب اسپیکر : اس کا تعلق بھی مواصلات سے یہ پہلے کا موخر شدہ سوال ہے پہلے کا جو ۱۱ نومبر کو آیا تھا

عبدالرحیم خان مندوخیل : جناب والا یہ ضمنی نہیں ہے یہ پوائنٹ آف آرڈر ہے ایسے ان کے لئے جو انہوں نے ہمیں دیا ہے ریکارڈ ہیں یہ جو فیگرز دیے گئے ہیں وہ صحیح طور پر نہیں دیے گئے ہیں ہمیں سمجھ نہیں آرہی ہے کیونکہ اس میں ایسے الفاظ ہیں وہاں لکھا ہے رقم ملین میں پوائنٹ آف آرڈر پر میں بات کر رہا ہوں۔

جناب اسپیکر : درست ہے

عبدالرحیم خان مندوخیل : رقم ملین میں اب سامنے جو آپ دیکھیں گے اس میں لکھا ہے کہ صفر صفر پانچ پانچ اب یہ کیا نے گا اکائی دہائی سینکڑا ہزار دہ ہزار پچپن ہزار نے یا ہم کہیں کہ پچپن ملین یا پانچ اعشاریہ پانچ ملین تو یہ جو ہیں فگرز ان کو ذرا ہم وزارت مواصلات سے رکویسٹ کریں گے ہم کہ فگرز میں اگر آپ ملین........

بسم اللہ خان کاکڑ : پچپن اعشاریہ صفر صفر پچپن ملین

عبدالرحیم خان مندوخیل : کم از کم مجھے جو علم ہے وہ یہ ہے کہ اس کو اس طرح لکھتے ہیں کہ پانچ اگر پچپن ہے تو پانچ پانچ اور خوب اعشاریہ دے کر

بسم اللہ خان کاکڑ (وزیر) : جی ہاں۔

جناب اسپیکر : یہ واقعی درست ہے بسم اللہ خان یہ میں نے بھی دیکھا ہے۔

بسم اللہ خان کاکڑ : اعشاریہ کو یہ میں نے (Point Out) وہاں پوائنٹ آوٹ کیا تھا کہ درست طور پر یہ نشان نہیں دیا گیا ہے اس کو پڑھا جائے گا پچپن ملین پانچ ملین وہ اعشاریہ جس طریقہ سے دینا چاہئے تھا تاکہ واضح ہو آسانی ہو تو اس طریقہ سے یہ واضح نہیں ہے

جناب اسپیکر : عبدالکریم نوشیروانی اگلا سوال جی

میر عبدالکریم نوشیروانی : جناب اسپیکر ۲۷۵ اس کا بھی مواصلات سے تعلق ہے

جناب اسپیکر : یہ بھی ڈیفر ہو اگلا سوال میر عبدالکریم نوشیروانی۔

میر عبدالکریم نوشیروانی : اگلا سرجان جمالی کا ہے۔

جناب اسپیکر : آپ کا ہے جی آپ کا ہے صفحہ نمبر ۱۳ پر۔

میر عبدالکریم نوشیروانی : سوال نمبر ۲۷۔

جناب اسپیکر : ہاں جی اسکو چلائیں گے آپ کو بتادیا تھا سارا وہاں جواب تو مکمل ہے کیا خیال ہے آپ کا۔

میر عبدالکریم نوشیروانی : جناب میں اس کو ڈیفر کرنا چاہتا ہوں کیونکہ منسٹر نہیں

جناب اسپیکر : ڈیفر چلے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل : پوائنٹ آف آرڈر جناب اب یہ رقم ہے ایم پی اے ہاسٹل ہے ایم پی اے ہاسٹل کی آئیٹم نمبر ایم پی اے ہاسٹل کے ٹرمائیڈ پروفیٹنگ خیر وہ جو بھی ہے لیکن رقم جو ہے صفر صفر صفر ایک یہ ایک ملین ہے یا اسی طرح ایم پی اے ہاسٹل کی ہیڈ کی مرمت

جناب اسپیکر : یہ لاکھ ہے ؟

میر عبدالکریم نوشیروانی : یہ ایک لاکھ ہے جناب۔

عبدالرحیم خان مندوخیل : اچھا ٹھیک ہے اسکے فگرز بھی اسی طرح ہیں اگر ملین میں دینا ہے تو اچھے طریقہ سے۔

جناب اسپیکر : صحیح ہے اگلا سوال میر جان محمد جمالی۔

میر جان محمد جمالی : پوائنٹ آف آرڈر سر یہ جو ایم پی اے ہاسٹل کی سوال ہیں وزیر موصوف ہوتے تو بہت اچھی بات ہے لیکن آپ کے توسط سے قائد ایوان کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ ایم پی اے ہاسٹل کی زبوں حالی ہے بہت بری حالت ہے کوئی ہائی جین نہیں ہے سینی ٹیری کنڈیشنز ہیں جو کنسٹرکشن کا ہے اس کا ضرور نوٹس لیں بری حالت ہے اور ایم پی ایز رہتے ہیں وہاں۔

جناب اسپیکر : اس کا نوٹس لیا گیا ہے میں نے بھی لیا ہے اور جناب ڈپٹی اسپیکر صاحب جو کہ ہاؤس کمیٹی کے چیئر مین ہیں انہوں نے بھی اسکا نوٹس لیا ہوا ہے انشاء اللہ اس پر ہم کام کر رہے ہیں اگلا سوال میر جان محمد خان جمالی۔

میر جان محمد خان جمالی : سوال نمبر ۲۳۵۔

X۲۳۵ میر جان محمد خان جمالی۔ (۱۸ نومبر ۱۹۹۷ء کو موخر شدہ)

کیا وزیر صنعت و حرفت از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) ۲۱ فروری ۹۷ء تا تاحال محکمہ متعلقہ اور اس کے زیر انتظام تمام منسلکہ محکمہ جات / پروجیکٹس اگر ہوں میں کتنے گزٹیڈ آفیسران و نان گزٹیڈ اہلکاروں کے تبادلے کر دیئے گئے ہیں ان کے نام عہدہ و مقام تبادلہ اور مقام وہ عہدہ تعیناتی کی تفصیل دی جائے نیز کیا ان تبادلوں میں اہلیت / تجربہ اور گریڈ کا خیال رکھا گیا ہے

(ب) مذکورہ بالا تبدیل کردہ آفیسران و اہلکاران اپنے آسامیوں پر کتنے عرصہ سے تعینات تھے نیز کیا آفیسر و اہلکار نئے عہدوں پر تعیناتی کے اہل تھے اور اپنے پیشرو آفیسران و اہلکاران سے چارج لینے والے ملازمین کی آبائی ضلع رہائش کی تفصیل دی جائے

(ج) مذکورہ تبادلوں میں ٹی اے ڈی اے کی مد میں کل کتنی رقم ادا کر دی گئی ہے نیز ہر آفیسر و اہلکار کو ادا کردہ سفر خرچ کی علیحدہ علیحدہ رقم کی تفصیل بھی دی جائے؟

سردار عبدالرحمٰن کھیتران (وزیر صنعت و حرفت): ۲۱ فروری ۹۷ء تا حال محکمہ صنعت و تجارت و معدنی وسائل کے زیر انتظام درج ذیل متعلقہ محکمہ جات کے آفیسران و نان گزٹیڈ اہلکاروں کے تبادلے و تعیناتی کے متعلق مطلوبہ معلومات کی باترتیب فہرست ضخیم ہے لہٰذا اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ فرمائیں

۱۔ نظامت صنعت و تجارت

۲۔ نظامت چھوٹی صنعتیں

۳۔ نظامت ترقی معدنیات

۴۔ لسبیلہ انڈسٹریل اسٹیٹس ڈیویلپمنٹ اتھارٹی حب

جناب اسپیکر: Answer taken as read.

میر جان محمد خان جمالی : میرا ایک ضمنی سوال ہے

جناب اسپیکر : وزیر صنعت و حرفت آپ پوچھیں جی

میر جان محمد خان جمالی : سر وہ یہ ہے کہ یہ جو سیلز شاپ اسلام آباد میں ہے وزیر موصوف بتانا چاہیں گے کہ اس کی ابھی اسٹیٹس کیا ہے کوئی اس سے فائدہ ہو رہا ہے یا کوئی بلوچستان کے جو ہمارے ہینڈ کرافٹ وغیرہ ہے ان کی کیا مشہوری ہو رہی ہے کار کردگی ذرا بتا دیں ایوان میں۔

جناب اسپیکر : نہیں سوال کیا بنا؟

میر جان محمد خان جمالی : سوال یہ ہے کہ سیلز شاپ ادھر پوسٹنگ ٹرانسفر کے ذریعہ سے پتہ چلا کہ ایک سیلز شاپ ہے ہماری اسلام آباد میں وہ سیلز شاپ کی کار کردگی کا کیا حالت ہے وہاں یہ سوال ہے۔

وزیر صنعت و حرفت : یہ فریش سوال بنتا ہے جناب۔

جناب اسپیکر : ہو سکتا ہے اس میں آسکتا ہے کہتے ہیں جی کہ ہماری کیا ہے مطلب ہم جو فروخت کرتے ہیں منافع میں جاری ہے کیا ہے؟ یہ پوچھنا چاہتے ہیں آپ سے۔

وزیر صنعت و حرفت : نہیں شاپس تو تمام نقصان میں جا رہی ہیں کراچی کی ہے اسلام آباد کی ہے یالا ہور والی یہ تمام ڈیفیسٹ میں جا رہی ہیں۔

جناب اسپیکر : چلئے جی کوئی ضمنی سوال۔

میر جان محمد خان جمالی : نہیں۔

جناب اسپیکر: اگلا سوال جناب عبدالرحیم خان مندوخیل صاحب صفحہ نمبر ۱۶

عبدالرحیم خان مندوخیل: ۳۵ نمبر سوال ہے۔

جناب اسپیکر: نہیں آپ کا نمبر ہے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: نہیں نہیں میرا نہیں۔

جناب اسپیکر: کس کا؟

عبدالرحیم خان مندوخیل: جان جمالی کا۔

جناب اسپیکر: جی ہاں جان کا۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: یہ سوال جس میں ٹرانسفر کی بات ہوئی ہے یہی سوال؟

جناب اسپیکر: جی۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: ہاں تو اس میں میرا ضمنی ہے جناب۔

جناب اسپیکر: جی مہربانی۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: ہاں جی میں یہی عرض کر رہا ہوں جناب والا کہ اس دوران موجودہ گورنمنٹ کے ان محکموں میں بڑے ٹرانسفر ہوئے ہیں یعنی یہاں الفاظ میں یہ ہیں کہ مطلوبہ معلومات کی بالترتیب فہرست ضخیم ہے تو عرض یہ ہے کہ آپ مہربانی کریں کہ یہ ٹرانسفران کو آپ اس طرح غیر ضروری نامناسب نہ کریں Victimise نہ کریں ورنہ ایسا طریقہ اختیار کریں کہ آپ کے گورنمنٹ کے بارے میں یہ تاثر پیدا ہو بلکہ یہ ہو رہا ہے کہ آپ

جو ہیں صرف اپنے لوگوں کو نوازنے کے لئے اہم اہم پوسٹوں پہ Rnumerative پتہ نہیں یہ لفظ میں نے صحیح استعمال کیا ہے یا نہیں۔

جناب اسپیکر : ٹھیک ہے ٹھیک ہے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل : جس میں زیادہ ناجائز امکانات تو ایسے اگر آپ کی گورنمنٹ یہ کام کرے۔

جناب اسپیکر : سوال کریں خان صاحب؟

عبدالرحیم خان مندوخیل : تو میرا عرض ہے جناب والا کہ یہ تاثر پیدا ہوتا ہے بہت بڑا ٹرانسفر آپ نے کئے ہیں آپ آئندہ نہ کریں اس سے Victimisation کا اور غلط نوازنے کا وہ پیدا ہوتا ہے ہم امید کرتے ہیں کہ آپ ہمیں کمٹمنٹ دیدیں گے کہ آپ نامناسب نہیں کریں گے۔

جناب اسپیکر : جی صحیح ہے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل : یہ جو ضخیم فہرست ہے یہ آپ کی نامناسب کاروائی کا تاثر دیتی ہے۔

وزیر صنعت و حرفت : جناب اسپیکر معزز ممبر سے میری گزارش ہے کہ جواب اچھی طرح پڑھ لیں اس میں چیلنج پہ کہتا ہوں کہ ایک ٹرانسفر بھی غیر ضروری نہیں کیا گیا بلکہ گولڈن ہینڈ شیک ہم نے کیا تھا اسمیں ہمارے کچھ سینٹر بند ہو گئے کچھ لوگ چلے گئے تو ان سینٹرز میں جو سرپلس تھا ان کو ہم نے ایڈجسٹ کیا ہے باقی میں چیلنج پہ کہتا ہوں کہ ایک ٹرانسفر بھی Political Victimisation کے تحت یا کسی طریقہ سے نہیں کیا گیا اس میں.........

میر عبدالکریم نوشیروانی : جناب اسپیکر۔

جناب اسپیکر : آپ سوال کیا یا پوائنٹ آف آرڈر پر بولیں۔

میر عبدالکریم نوشیروانی : پوائنٹ آف آرڈر پہ میں کھڑا ہوں سر۔

جناب اسپیکر : جی بولیں۔

میر عبدالکریم نوشیروانی : منسٹر صاحب فرما رہے ہیں کہ یہ میں..... کہتا ہوں کہ یہ جتنے ٹرانسفر ہوئے ہیں یہ سارے سیاسی بیس پر ہو گئے ہیں میں ثابت کروں گا کہ سیاسی بیس پر موجود گورنمنٹ یہی سوچ رہا ہے کہ ٹرانسفروں سے میں کسی کو دبا سکتا ہوں یا کسی تحریک کو دبا سکتا ہوں یا کسی فرد کو دبا سکتا ہوں سر یہ ان کی بھول ہے بلکہ ایک ٹرانسفر سے ان سے کتنے لوگ ناراض ہوتے ہیں۔

جناب اسپیکر : آپ تشریف رکھیں جی۔

میر عبدالکریم نوشیروانی : آج دیکھیں سر گیارہ مہینے کا ٹرانسفر ہیں یہاں ایک طرف تو وہ کہتے ہیں کہ بھئی مالی بحران ہے دوسری طرف سے ٹرانسفر کرتے ہیں اور وہاں سے ٹی اے اور ڈی اے دیتے ہیں جواب دیں کہ آخر اتنے ٹرانسفروں کی کیا ضرورت ہے جناب؟

جناب اسپیکر : ایسا کوئی Instance ہو تو۔

میر عبدالکریم نوشیروانی : جناب اسپیکر؟

جناب اسپیکر : جی

میر عبدالکریم نوشیروانی : آپ ہمیں تو چھوڑیں آپ بلوچستان کے ہر فرد کو پتہ ہے

کہ اس وقت جو کچھ گورنمنٹ کر رہا ہے وہ صحیح نہیں کر رہا ہے جناب ہم ان سے گزارش کرتے ہیں کہ سیاسی بیس پر یہ ٹرانسفریں بند کریں ٹرانسفر اور پوسٹنگ جتنے بھی ہو رہے ہیں وہ سیاسی بیسز پر ہو رہے ہیں۔

میر جان محمد جمالی : جناب اسپیکر۔

میر عبدالکریم نوشیروانی : آج تو واضح کریں جناب آج صبح تک ایک ڈاکٹر کے لئے چار ٹرانسفرز ہو گئی ہیں ایک ڈاکٹر جو..........

جناب اسپیکر : اگلا سوال

X۲۴۶ مسٹر عبدالرحیم خان مندوخیل (مورخہ گیارہ نومبر ۱۹۹۷ء کو موخر شدہ)

کیا وزیر صنعت و حرفت ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) سال ۱۹۸۸ء تا مئی ۱۹۹۷ء کے دوران محکمہ صنعت و حرفت میں گریڈ ۱ تا گریڈ ۱۷ کے کتنے ملازمین تعینات ہوئے ہیں تعینات کردہ ملازمین کے نام مع ولدیت تعلیمی کوائف، تاریخ تعیناتی جائے تعیناتی اور ضلع رہائش کی تفصیل دی جائے؟

(ب) مذکورہ تعیناتیوں کے لئے بنیادی شرائط کیا رکھی گئی تھیں اور کیا مذکورہ اسامیوں کی عام تشہیر کی گئی ہے اگر جواب اثبات میں ہے تو کن اخبارات و رسائل میں اگر نہیں تو کیوں؟

سردار عبدالرحمٰن کھیتران (وزیر صنعت و حرفت) : جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ سال ۱۹۸۸ء تا مئی ۱۹۹۷ء کے دوران محکمہ صنعت و حرفت کے زیر انتظام درج ذیل متعلقہ محکمہ جات میں گریڈ ۱ تا گریڈ ۱۷ کے ملازمین کے تعیناتی کے متعلق مطلوبہ مندرجہ ذیل معلومات کی بالترتیب تفصیل کی فہرست ضخیم ہے لہذا اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ فرمائیں۔

۱۔ نظامت صنعت و تجارت

۲۔ نظامت چھوٹی صنعتیں

۳۔ نظامت ترقی معدنیات

۴۔ گورنمنٹ پرنٹنگ پریس واسٹیشنری ڈیپارٹمنٹ

۵۔ لسبیلہ انڈسٹریل اسٹیٹس ڈیویلپمنٹ اتھارٹی حب

جناب اسپیکر : اگلا سوال میر عبدالکریم نوشیروانی صاحب کا ہے

۳۰۸X میر عبدالکریم نوشیروانی (۸ انومبر ۱۹۹۷ء کو موخر شدہ)

کیاوزیر صنعت و حرفت ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

لسبیلہ انڈسٹریل اسٹیٹ ڈویلپمنٹ اتھارٹی (لیڈا) ایم ڈی کس گریڈ کے آفیسر کو تعینات کیا گیا ہے نیز تعینات کردہ ایم ڈی کا نام مع ضلع رہائش کی تفصیل دی جائے؟

سردار عبدالرحمٰن کھیتران (وزیر صنعت و حرفت) : جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

لسبیلہ انڈسٹریل اسٹیٹ ڈویلپمنٹ اتھارٹی (لیڈا) کے ایم ڈی گریڈ ۱۸ کے آفیسر ہیں ان کا نام محمد حسن گچکی ہے اور ان کا تعلق تمپ (ضلع کیچ / سابقہ تربت سے ہے۔

میر عبدالکریم نوشیروانی : جناب میں مطمئن ہوں۔

جناب اسپیکر : مسٹر عبدالرحیم خان مندوخیل اگلا سوال۔

۳۷۸X مسٹر عبدالرحیم خان مندوخیل

کیاوزیر اعلیٰ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) مالی سال ۹۸/ ۱۹۹۷ء کے سالانہ ترقیاتی و غیر ترقیاتی بجٹ سے وزیر اعلیٰ سیکرٹریٹ اور

اس سے منسلک محکموں / اداروں میں جاری، نئے مرمت و دیگر اسکیموں / پراجیکٹ کی ضلع وار تفصیل کیا ہے نیز ہر اسکیم / پراجیکٹ کے لئے علیحدہ علیحدہ ترقیاتی و غیر ترقیاتی فنڈز کی اسکیم کی پراجیکٹ وار تفصیل کیا ہے۔

(ب) یکم جولائی ۱۹۹۷ء تا ۱۵ دسمبر ۱۹۹۷ء کے دوران مذکورہ ہر اسکیم / پراجیکٹ کے کام کا مکمل کردہ فیصد حصہ ٹھیکیدار (اگر ہو) اور اس کام پر اب تک ادا شدہ رقم بشمول تنخواہیں وغیرہ کی تفصیل کیا ہے نیز مذکورہ مدت کے دوران جس کام / اسکیم اور پروجیکٹ وغیرہ کا جس قدر حصہ مکمل نہیں ہوا ہے اسکی وجوہات کیا ہیں؟

سردار محمد اختر مینگل (وزیر اعلیٰ)

(الف) چونکہ وزیر اعلیٰ سیکریٹریٹ کے تحت کسی قسم کے پراجیکٹس / اسکیمات نہیں چل رہا ہے لہٰذا مالی سال ۹۸۔۱۹۹۷ء کی ترقیاتی و غیر ترقیاتی بجٹ میں سے کسی قسم کی کوئی رقم خرچ نہیں ہوئی ہے سوال کا جواب نفی میں تصور کیا جائے۔

(ب) جواب نفی میں ہے

میر عبدالکریم نوشیروانی : جناب اسپیکر پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب اسپیکر : جی۔

میر عبدالکریم نوشیروانی : جناب اسپیکر منسٹر صاحب فرما رہے ہیں میں کہتا ہوں کہ جتنے بھی ٹرانسفر ہوئے ہیں وہ سارے سیاسی بیس پر ہو رہے ہیں میں ثابت کرونگا موجودہ گورنمنٹ یہی سوچ رہا ہے کہ ٹرانسفروں جا سے میں کسی کو دبا سکتا ہوں یا کسی تحریک کو دبا سکتا ہوں کسی فرد کو دبا سکتا ہوں یہ ان کی بھول ہے بلکہ ایک ٹرانسفر سے اس سے کتنے لوگ ناراض ہوتے ہیں آج دیکھے گیارہ مہینے میں کتنے ٹرانسفریں ہوئے ہیں ایک طرف وہ کہتے ہیں کہ مالی بحران ہے دوسرے طرف وہ ٹرانسفریں کرتے ہیں اور انہیں ٹی اے ڈی اے وغیرہ دیتے ہیں آخر اتنے

ٹرانسفروں کی کیا ضرورت ہے اس وقت بلوچستان کے ہر فرد کو یہ پتہ ہے کہ بلوچستان گورنمنٹ جو کچھ کر رہا ہے وہ صحیح نہیں کر رہا ہے ہم ان سے گزارش کرتے ہیں کہ سیاسی بیس پر یہ ٹرانسفریں بند کرے ٹرانسفر اور پوسٹنگ جتنے بھی ہو رہے ہیں وہ سیاسی بیس پر ہو رہے ہیں

جناب اسپیکر : تشریف رکھیں۔

میر عبدالکریم نوشیروانی : ایک ڈاکٹر کے لئے چار ٹرانسفرز ہوئے ایک ڈاکٹر جو بسیمہ میں ہے چار مرتبہ اس کو سیاسی بیس پر ٹرانسفر کیا گیا ہے آخر ہم بلوچستان کے نہیں ہیں ہمارے حقوق نہیں ہیں ہمیں بھی جینے دو ں کیوں ون سائیڈڈ گورنمنٹ کو چلا رہے ہیں ون سائیڈڈ گورنمنٹ کو نہیں چلاؤ خدا کے لئے بلوچستان کے تعمیر و ترقی کے لئے ہم آپ کے ساتھ ہے اگر آج آپ اسلام آباد چلے جائیں ہم آپ کے ساتھ ہے اور آپ کے ہاتھ مضبوط کریں گے بلوچستان میں تعمیری کام کے لئے جہاں تخریبی کام کا تعلق ہے ہم آپ کے ساتھ ہرگز نہیں دیں گے۔

جناب اسپیکر : تشریف رکھیں۔

میر جان محمد خان جمالی : جناب اسپیکر۔

جناب اسپیکر : کوئی ضمنی سوال نہیں ہے۔

میر جان محمد خان جمالی : جناب اسپیکر ایک گزارش ہے یہ سوال موخر ہوا تھا نومبر والے اجلاس میں تو میں (شور)

میر عبدالکریم نوشیروانی : میں چیلنج کرتا ہوں قائد ایوان کو کہ گیارہ مہینے کا آپ فگر نکال کر دیکھے کتنے ٹرانسفر سیاسی بنیاد پر کئے ہیں یہ کیوں ایسا ہو رہا ہے۔